10

شجرِ احمدیت کے پھل لانے کا وقت

(فرمودہ ۶- مارچ ۱۹۳۱ء بمقام پھیروچیچی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی روشنی آتی ہے تو شروع شروع میں اس کا اثر نہایت ہی محدود ہوتا ہے- بظاہر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ ابھی اندھیرا ہی ہے لیکن آہستگی کے ساتھ وہ اپنا کام کرتی چلی جاتی ہے- یہاں تک کہ ایک دن ایسا آجاتا ہے جبکہ یکدم دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا ہو جاتا ہے اس کی مثال بالکل دنیا کی روئیدگیوں کی سی ہوتی ہے جیسے مثلاً کھیتیاں اُگتی ہیں گیہوں اکتوبر میں بوئی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ بڑھنا شروع ہو جاتی ہے- مارچ میں آکے یکدم بالیں نکل آتی ہیں اور اپریل میں کاٹی جاتی ہے پہلے چار ماہ تک وہ گھاس ہی ہوتی ہے اور کیا ہوتی ہے اگر اس چار ماہ کے عرصہ پر ہی وہ ختم ہو جائے تو محض بھوسہ ہی ہوگی وہ بھی ردی قسم کا- اس کا اصل کام آخری دو ماہ بلکہ ڈیڑھ ماہ میں ہوتا ہے یہی ترکاریوں کا حال ہوتا ہے مہینوں سبزہ رہتا ہے جو گھاس کی طرح پھیلا ہوتا ہے پھر چند دن میں پھل لگنا شروع ہو جاتا ہے اور جلدی جلدی مقصد پورا ہونے لگتا ہے- اسی طرح درخت لگائے جاتے ہیں ان کے پھل کے لئے سالہا سال انتظار کرنا پڑتا ہے ابتداء میں ایک پھل دار درخت محض لکڑی ہی ہوتا ہے لیکن جب اس کی نشوونما کے مکمل ہونے کا زمانہ آتا ہے تو چند دن میں اسے بُور آجاتا ہے پھر پھل لگتا ہے جسے لوگ کھانے لگ جاتے ہیں- یہی اللہ تعالیٰ کے سلسلوں کا حال ہوتا ہے- جب وہ دنیا میں قائم کئے جاتے ہیں تو نہایت کمزور ہوتے ہیں مگر وہ ترقی کرتے چلے جاتے ہیں جیسے گیہوں کا پودا جب بڑھ رہا ہوتا ہے تو اس کا پھل نظر نہیں آتا اور لوگ کہتے ہیں یہ گھاس ہی ہے جس طرح ایک پھل دار درخت ترقی کر رہا ہوتا ہے

اور ابھی اسے پھل نہیں لگتا تو لوگ کہتے ہیں یہ لکڑی ہی ہے لیکن یکدم وہ دن آجاتا ہے جب اسے بور لگتا ہے پھر پھل بنتا ہے اور وہ پکتا ہے تو لوگ کھالیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ پھر تازہ بتازہ پھل ہمیشہ دیتا رہتا ہے اسی طرح الٰہی سلسلہ کا حال ہوتا ہے اور قرآن کریم میں الٰہی سلسلہ کو تشبیہ بھی پھل دار درخت سے ہی دی گئی ہے چنانچہ فرمایا۔ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ [1] کہ وہ پاکیزہ کلام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اسکی مثال پھل دار درخت کی سی ہوتی ہے۔ پہلے خدا اس کی جڑیں مضبوط کرتا ہے اور شاخیں بڑھاتا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ پھل دینے لگ جاتا ہے لیکن دوسرے درختوں اور اس درخت میں ایک فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ دوسرے درخت اپنے موسم میں سال میں ایک یا دو بار پھل دیتے ہیں۔ مگر یہ ایسا درخت ہوتا ہے تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّھَا [2] یہ ہر وقت ہی پھل دیتا رہتا ہے۔ آخر بندہ کے لگائے ہوئے درخت میں فرق ہونا ہی چاہئے۔ بندہ جو درخت لگاتا ہے وہ ایک موسم میں پھل دیتا ہے مگر خدا کا لگایا ہوا درخت ہر وقت پھل دیتا ہے۔ البتہ ابتداء میں خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا درخت بھی انسانوں کے لگائے ہوئے درختوں سے مشابہت رکھتا ہے۔ مدت تک اس کے متعلق ناواقف لوگ یہی کہتے ہیں کہ معمولی لکڑی ہے۔ آخر اسے بُور لگتا ہے اور پھر پھل لگتا ہے۔ جس طرح انسانوں کے لگائے ہوئے درختوں کی لکڑی کو پھل کے لئے تیار ہونے کے لئے چار چار پانچ پانچ چھ چھ سال لگتے ہیں۔ لیکن جب پھل لگنے کا وقت آتا ہے تو اس پر چند ہفتے ہی لگتے ہیں۔ اس سے زیادہ وقت صرف نہیں ہوتا پہلے بُور لگتا ہے اور چند ہی دنوں بعد گٹھلی بن جاتی ہے پھر وہ رس دار ہو جاتا ہے اور کھانے کے قابل بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی جب دنیا میں کوئی جماعت قائم کرتا ہے تو اس کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ پہلے پہل لوگ اس کے متعلق سمجھتے ہیں یہ روئیدگی تو ہے مگر اس کا فائدہ کیا۔ اس زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق بھی عام سوال یہی کیا جاتا رہا کہ مانا حضرت صاحب آئے اور انہوں نے ایک جماعت بنائی مگر اس کا فائدہ کیا؟ کیا مسلمان دوسروں کے مظالم سے بچ گئے۔ کیا مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ کیا ساری دنیا میں اسلام پھیل گیا۔ تو پھر اس سلسلہ کا فائدہ کیا؟ مگر یہ ایسا ہی سوال ہے کہ جب پھل دار درخت لگایا جا رہا ہو اور وہ ابھی ابتدائی حالت میں ہو تو کوئی کہے اس میں اور کیکر کے درخت میں کیا فرق ہے۔ کیکر کو بھی پھل نہیں لگتا اور اس کا بھی پھل نظر نہیں آتا۔ لیکن ایسا معترض نہیں جانتا کہ لکڑی کی تیاری میں بھی وقت لگتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کی جماعتیں ہوتی ہیں۔ پہلے پہل لوگ کہتے

ہیں ایک نئی جماعت تو بن گئی لیکن فائدہ کیا ہوا۔ اس کی وجہ سے تو فتنہ بڑھ گیا لیکن جب وقت آتا ہے تو تناور درخت بن جاتا ہے۔ اسے بُور لگتا ہے پھر پھل بنتا ہے۔ قوموں کا پھل نیکی و تقویٰ' طاقت و غلبہ ہوتا ہے۔ اگر قوم اپنی جنس کو غالب اور عزت والا بنا دے' نیکی اور تقویٰ کا سامان پیدا کردے تو یہی اس کے پھل ہیں لیکن یہ پھل اپنے وقت پر لگتے ہیں اس سے پہلے وہ بھی دوسرے درختوں کی لکڑیوں کی طرح کی لکڑی ہوتی ہے اور جیسے ایک پھل دار درخت کے متعلق اس وقت جبکہ ابھی اس کے پھل دینے کا وقت نہ آئے ایک نادان کہدیتا ہے کہ اس میں اور کیکر میں کیا فرق ہے۔ ایسا ہی الٰہی سلسلہ کے متعلق کہہ دیا جاتا ہے۔ مگر جس طرح آم کا درخت بھی پہلے کیکر کے درخت کی طرح لکڑی رکھتا ہے مگر دراصل اس میں فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ کیکر کے درخت کو کبھی شیریں پھل نہیں لگے گا لیکن آم کو لگ جائے گا کیونکہ اس میں پھل پیدا کرنے کی طاقت رکھی گئی ہے جو کیکر میں نہیں۔ وہ شروع میں بھی جلانے کے قابل ہوتا ہے اور آخر میں بھی۔ لیکن آم کا درخت گو شروع میں پھل نہیں دیتا لیکن اپنی عمر کو پہنچ کر پھل دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے جو سلسلہ قائم کیا وہ دوسرے سلسلوں سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے کام ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ بھی ابتداء میں ایک سبزی کی طرح پیدا ہوا اسی طرح جس طرح اور سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ خواہ مضبوط درخت کی روئیدگی ہو پہلے پہل اسے بچہ بھی مَسل سکتا ہے۔ دیکھنے والوں نے کہا دعویٰ تو اتنا بڑا کیا جاتا ہے لیکن ماننے والے چار پانچ ہی ہیں۔ یہ ایسا ہی وقت تھا جبکہ درخت کی کونپل نکلتی ہے اور بچہ بھی اسے مَسل سکتا ہے۔ پھر یہ کونپل بڑھنی شروع ہوئی۔ اس وقت لوگوں نے دیکھ کر کہا کیا ہوا یہ ڈنٹھل ہی تو ہے اس کا کیا فائدہ۔ پھر جب وہ اور طاقت پکڑنے لگی تو کہنے والوں نے کہنا شروع کیا یہ تنا تو بن گیا لیکن کیکر اور بکائن کے مقابلہ میں اس کی کیا حقیقت ہے نہ وہ پھل دیتے ہیں نہ یہ پھل دیتا ہے۔ پھر تنا بڑھنا شروع ہوا اس پر یہ کہنا شروع کیا کہ اب یہ نازک لکڑی نہ سہی سخت ہی سہی مگر لکڑی ہی ہے اس میں اور کیکر کی لکڑی میں کیا فرق ہے۔ جب لوگ یہ کہہ رہے تھے تو باغبان کی آنکھ دیکھ رہی تھی کہ اسے ضرور پھل لگے گا اور وہ اس کی پرورش کر رہا تھا۔ ایک بے وقوف بے شک بکائن اور کیکر کے درخت میں اور کھجور اور آم کے درخت میں کوئی فرق نہیں دیکھے مگر باغبان ان کا فرق ضرور جانتا ہے۔ اسے اگر کیکر کے دس بیس درخت کاٹ کر بھی آم کا ایک درخت بچانا پڑے تو وہ کیکروں کو کاٹ دے گا۔ اگر بکائن کے کئی درخت اُکھیڑنے پڑیں تو ان کو

اُکھیڑ کر کھجور کو بچالے گا- کیونکہ وہ سمجھتا ہے گو آج آم کا درخت پھل نہ دے لیکن آخر پھل دے گا- کھجور کا درخت آخر پھل دے گا گو آج نہ دے- یہی فرق سلسلہ احمدیہ میں اور دوسرے فرقوں میں ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کے لئے غیرت دکھاتا ہے لیکن دوسروں کے لئے نہیں- دوسروں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ اس کی جو حفاظت کر رہا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باغبان کی نظر میں یہ ضرور پھل دار ہے- اس میں اس نے کوئی خوبی رکھی ہے اسی وجہ سے اس کی حفاظت کرتا ہے- جب ہم دیکھیں کہ دوسرے درختوں کو کاٹ کاٹ کر اس کے گرد باڑ بنا تا جاتا ہے تو ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اسی کی قدر ہے- جب ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ عیسائیوں سے' ہندوؤں سے' سکھوں سے اور مسلمانوں سے کاٹ کاٹ کرلاتا اور حضرت مرزا صاحب کے گرد باڑ بنا تا جاتا ہے تو صاف معلوم ہوا کہ اس کی اس کے نزدیک زیادہ قدر ہے- ورنہ وجہ کیا ہے کہ اہلحدیث سے' اہل سنت سے' شیعوں سے' خارجیوں سے' مالکیوں سے' شافعیوں سے کاٹ کاٹ کر لاتا اور احمدیت کی باڑ بناتا ہے- ہندوؤں سے کاٹتا اور احمدیت کی باڑ مضبوط کرتا ہے- سکھوں اور عیسائیوں سے کاٹتا اور احمدیت کی باڑ اونچی کرتا ہے- اتنی جو اس سلسلہ کی حفاظت کر رہا ہے تو معلوم ہوا اس درخت کی اس کی نگاہ میں خاص قدر و قیمت ہے- مگر یہ قدر و قیمت ایسی ہے جو عام طور پر دنیا کو اس وقت تک نظر نہیں آسکتی تھی جب تک خدا تعالیٰ پھل نہ پیدا کردے- اب ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کرتی کرتی اس مقام پر پہنچ چکی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ پھل پیدا ہونے کا وقت آگیا ہے- خدا تعالیٰ نے ہر جگہ جماعت کے قدم جمادیئے ہیں- کسی جگہ ایک' کسی جگہ دو' کسی جگہ دس' کسی جگہ بیس' کسی جگہ سَو' کسی جگہ ہزار' کسی جگہ دو ہزار بیج بوئے جاچکے ہیں- اور سارے ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں جماعت پھیل چکی ہے- اب موقع ہے جماعت کے لئے کہ پھل پیدا کرنے میں حصہ لے- اللہ تعالیٰ اپنا نور پھیلانے کے لئے جماعت کے لوگوں سے بھی کام لیا کرتا ہے اب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس روشنی کو مکمل طور پر پھیلانے کے لئے کوشش کرے- لیکن افسوس ہے کہ جماعت کے سارے افراد میں پوری طرح یہ خیال نہیں پیدا ہوا- بعض اس کے لئے کوشش کرتے ہیں مگر بعض نہیں کرتے- اگر اس وقت سب کے سب جماعت کے لوگ مل کر زرا کوشش کریں تو ہزارہا لوگ سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے تیار ہیں- پچھلے دنوں دیکھا ہے کہ اسی جلسہ سالانہ کے بعد کئی جگہ بڑی بڑی جماعتیں قائم ہوگئی ہیں پہلے جہاں ایک آدھ احمدی تھا اب وہاں اچھی خاصی جماعتیں ہیں اور یہ یک دم تغیر ہوا ہے- اور

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے یہ حکم نافذ ہو چکا ہے کہ اب جلد جماعت کی ترقی کا وقت آگیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے ہماری جماعت کے افراد اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کر کے بہت جلد ترقی کر سکتے ہیں۔ مثلاً یہاں پھیروچیچی میں ہی کئی سو کی جماعتوں ہے۔ اسی مردم شماری میں معلوم ہوا ہے یہاں احمدیوں کی تعداد چار سو آٹھ ہے۔ گاؤں کے لحاظ سے یہ بہت بڑی جماعت ہے اور بہت کم ہوں گے ایسے گاؤں جن میں اتنی بڑی جماعت ہو۔ میرے خیال میں دو اڑھائی سو گاؤں ہی ایسے ہوں گے جن میں اتنی یا اس سے زیادہ جماعت ہو باقی سو پچاس ڈیڑھ سو افراد کی جماعتوں والے گاؤں ہیں۔ اب پھیروچیچی کی جماعت ان ہزاروں شہروں اور گاؤں سے نکل کر اس طبقہ میں آگئی ہے جن کی تعداد دو اڑھائی سو ہے۔ اگر یہاں تبلیغی سیکرٹری ہے جیسا کہ ہمارے نظام کے لحاظ سے ہونا چاہئے اور یہاں کے چار سو احمدیوں کے ایک سَو گھر سمجھ لیں تو ان کی رشتہ داریاں کئی دوسرے دیہاتوں میں ہوں گی۔ اب سیکرٹری تبلیغ ایسا نقشہ بنائیں کہ یہاں کے احمدیوں کی رشتہ داریاں کہاں کہاں ہیں۔ ان کی رشتہ داریاں کم از کم سو مقامات پر ہوں گی گویا سو مقامات پر یہاں کے لوگ آسانی سے تبلیغ کر سکتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے ایک بڑی مشکل یہ ہوتی ہے کہ جہاں کوئی احمدی نہ ہو۔ وہاں اگر تبلیغ کے لئے جائیں تو کہاں ٹھہریں اور کسے اپنی باتیں سنائیں۔ کوئی نہ کوئی ہمدردی اور تعلق رکھنے والا ہونا چاہئے تو یہاں کے لوگوں کے لئے سو گاؤں ایسے نکل سکتے ہیں جہاں ان کی رشتہ داری ہو اور ان میں سے پچاس ساٹھ ایسے ہوں گے جہاں ان کے رشتہ دار احمدی نہ ہوں گے۔ اب پہلے یہ انتظام کریں کہ احمدی پہلے اپنے رشتہ دار کے پاس جائیں اور اسے سمجھائیں جب وہ سمجھ جائے تو اسے کہیں اپنے بھائی بندوں کو جمع کرو تاکہ وہ بھی باتیں سن لیں۔ اس طرح گفتگو کرنے میں کوئی دشمنی اور عداوت نہیں پیدا ہوتی کیونکہ انگیخت ہمیشہ غیر کیا کرتا ہے۔ قریبی رشتہ دار جمع کئے جائیں اور انہیں باتیں سنائی جائیں تو پھر فتنہ نہیں پیدا ہوتا۔

قرآن کریم میں بھی تبلیغ کا یہی گُر بتایا گیا ہے۔ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ[۲] جو تمہارے سب سے قریبی رشتہ دار ہیں پہلے ان کو تبلیغ کرو۔ اصل بات یہ ہے کہ قریبی رشتہ داروں کو اگر کوئی اور نہ بڑھکائے تو وہ لڑائی جھگڑا نہیں کرتے چاہے مانیں یا نہ مانیں لیکن باتیں سن لیتے ہیں۔ تو اپنے رشتہ دار سے کہا جائے کہ تم اپنے قریبی رشتہ داروں، باپ، بیٹے، بہنوئی، خسر، سالے وغیرہ کو جمع کرو تاکہ ان کو بھی باتیں سنائیں۔ جب ان کو سنانے کا موقع مل جائے اور معلوم ہو کہ بیج بویا گیا ہے تو قادیان لکھ کر مبلغ منگوا لیں اور کوشش کریں کہ اس گھر کے لوگ احمدی ہو جائیں۔ پھر

سارے گاؤں میں تبلیغ شروع کردی جائے۔ اسی طرح اگر پھیروچیچی والے کوشش کریں تو کئی گاؤں ایسے نکلیں گے جہاں احمدی نہیں۔ وہاں اگر ان کی اپنی رشتہ داری نہیں تو ان کے رشتہ داروں کی رشتہ داری ہوگی اور رشتہ داروں کے رشتہ دار اپنی ہی رشتہ دار ہوتے ہیں۔ اس طرح ان گاؤں میں بھی تبلیغ کا موقع نکل سکتا ہے۔ اگر یہاں کی جماعت اس طرح تبلیغ کرنے کی کوشش کرے اور اسی طرح سارے ہندوستان کی جماعتیں کوشش کریں تو لاکھوں احمدی تھوڑے سے عرصہ میں بن سکتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم اپنی بہت سی تبلیغی کوششیں ضائع کردیتے ہیں۔ ایک زمیندار اگر بغیر زمین میں ہل چلائے اور سہاگہ پھیرے اس میں بیج ڈال دے تو بیج ضائع ہوجائے گا۔ بیج اُگانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہل چلایا جائے۔ اور پھر سہاگہ پھیرا جائے تب بیج پیدا ہوگا۔ یونہی کسی کو تبلیغ شروع کردینا اپنی کوشش کو ضائع کردینا ہے ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہمارا کوئی لفظ ضائع نہ جائے۔ ہم اسے ایسی جگہ سنائیں جہاں اثر کرسکے اور ایسی جگہ قریبی رشتہ دار ہی ہوتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ عقل اور سمجھ کے ساتھ تبلیغ کریں۔ بے سمجھی کی تبلیغ کا وہ تجربہ کرچکے ہیں نتیجہ تو کچھ نہ کچھ نکلتا رہا ہے مگر بہت سا بیج ضائع ہی جاتا ہے۔ لیکن اگر تمام جماعت کے لوگ اپنے رشتہ داروں کی فہرست بنائیں اور دیکھیں کہ کہاں کہاں ان کی رشتہ داری ہے یا ان کے رشتہ داروں کی رشتہ داری ہے تو میں سمجھتا ہوں پنجاب میں کوئی گاؤں ایسا باقی نہ رہ جائے جہاں کسی نہ کسی احمدی کی رشتہ داری نہ ہو۔ اب سینکڑوں گاؤں ایسے ہیں جہاں احمدیوں کو تبلیغ کا موقع نہیں ملتا حالانکہ خدا تعالیٰ نے رشتہ داروں کا ایسا ذریعہ بنایا ہے کہ ایک گاؤں بھی خواہ وہ پہاڑ میں ہی کیوں نہ ہو احمدیوں کی رشتہ داری سے خالی نہ ہوگا۔ یوں ایک مبلغ جہاں جاکر تبلیغ کرتا ہے وہاں چونکہ سارے کے سارے لوگ اس کے مخالف ہوتے ہیں اس لئے ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لیکن اگر یہ پتہ لگایا جائے کہ فلاں گاؤں میں کس کی رشتہ داری ہے اور پھر اسے ساتھ لے لیا جائے تو پھر وہ لوگ اچھی طرح باتیں سن لیں گے اور اس طرح تقریر دشمنوں کے کانوں میں ہی نہیں بلکہ دوستوں کے کانوں میں بھی پڑے گی۔ یہ تبلیغ کا ایسا ذریعہ ہے کہ اگر اسے استعمال کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ چند سال میں حیرت انگیز تغیر ہوسکتا ہے۔ گورداسپور کے متعلق میں نے غور کیا ہے اگر ہم پورے زور سے کام کریں تو ایک سال میں ہی فتح کرسکتے ہیں۔ لوگوں کے دل مان چکے ہیں اب صرف ملّانوں کی مخالفت موجود ہے اور اگر ملّانوں کو یہ معلوم ہوجائے کہ لوگوں کے دل مان چکے ہیں تو وہ پھر مخالفت نہ کریں گے۔ جلسہ کے

بعد ہی ایک جگہ جہاں صرف چار احمدی تھے۔ جب میں نے تحریک کی کہ جو لوگ دل میں احمدی ہوں وہ مردم شماری میں اپنے آپ کو احمدی لکھادیں تو اس پر پچاس نے اپنے آپ کو لکھایا۔ اسی طرح اور کئی جگہ ہوا اور اس تحریک سے بہت فائدہ پہنچا۔ شاہ پور کے ضلع میں ایک جگہ اس تحریک کا یہ اثر ہوا کہ ایک مسجد کے امام نے ارادہ کیا کہ اس موقع کو نہیں جانے دینا چاہئے اس کے لئے اس نے عقل مندی سے کام لیا لوگوں کو اکٹھا کیا اور اعلان کیا کہ میں نے سچائی کا پتہ لگالیا ہے۔ تم میں سے کون ہے جو میرا ساتھ دے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ مردم شماری میں میں اپنے آپ کو احمدی لکھاؤں۔ اس پر سب نے کہہ دیا ہم بھی احمدی لکھائیں گے۔ اس وقت تو انہوں نے مردم شماری کے کاغذات میں احمدی لکھانے کا فیصلہ کیا لیکن عید کے موقع پر چار کی بجائے ڈیڑھ سو آدمی ہو گئے۔ اسی طرح قادیان کے قریب کے تین گاؤں کا بیشتر حصہ احمدی ہو چکا ہے اور باقی لوگ بھی احمدی ہونے کے لئے تیار ہیں۔ لائل پور اور کئی دیگر اضلاع سے بھی اطلاعیں آئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ دل تو مان چکے ہیں اب ضرورت اس بات کی ہے عقل اور ہوشیاری سے تبلیغ کی جائے۔ پھر جوں جوں جماعتیں بڑھتی جائیں گی جماعت میں زور بڑھتا جائے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت اگر اس نظام اور ترتیب سے تبلیغ کے لئے کوشش کرے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے تو بالکل ممکن ہے کہ بہت جلد عظیم الشان ترقی حاصل ہو جائے۔ اگر ایک گاؤں کے سارے رشتہ دار احمدی ہو گئے ہوں تو اس گاؤں کو چھوڑ کر اور جگہ رشتہ داریاں نکل آئیں گی۔ وہاں تبلیغ شروع کر دی جائے اور جو لوگ نئے احمدی ہوں ان کے رشتہ داروں میں تبلیغ شروع کر دی جائے۔ اس وقت یہ خطبہ اگرچہ ایک گاؤں میں ہو رہا ہے لیکن چونکہ لکھا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھپ کر شائع ہو جائے گا اس لئے باہر کی جماعتوں کو بھی مخاطب کر کے میں کہتا ہوں انہیں معلوم ہونا چاہئے اس وقت ڈائنامائٹ رکھا جا چکا ہے اور قریب ہے کہ مخالفت کا قلعہ اُڑا دیا جائے۔ اب صرف دیا سلائی دکھانے کی دیر ہے۔ جب دیا سلائی دکھادی گئی قلع کی دیوار پھٹ جائے گی اور ہم داخل ہو جائیں گے۔ پس اس وقت پُرزور محنت کوشش اور فکر کی ضرورت ہے۔ اور ترتیب اور انتظام کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ تبلیغ کی بہترین صورت یہی ہے وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ رشتہ داروں اور قرابت رکھنے والوں کو تبلیغ کی جائے اور جب ایک گاؤں کے رشتہ دار احمدی ہو جائیں تو دوسری جگہ کے رشتہ داروں میں تبلیغ شروع کر دی جائے۔ جو رشتہ دار احمدی ہو جاتا ہے آگے اس کے ذریعہ اس کے رشتہ داروں میں تبلیغ کی جائے۔

اگر اس طرح کوشش کی جائے تو وہ وقت آ گیا ہے اور ایسے آثار پیدا ہو رہے ہیں کہ جماعت بہت جلد ترقی کر جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری جماعت کے تمام افراد کو خواہ وہ پڑھے لکھے ہوں یا نہ ہوں احمدیت کی تبلیغ کی توفیق عطا فرمائے۔ حقیقی علم دراصل خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آتا ہے۔ دین کا علم محض کتابوں سے حاصل نہیں ہو سکتا جو لوگ خدا کی راہ میں کام کرنے کے لئے نکلتے ہیں اور مومن اور متقی بنتے ہیں خدا تعالیٰ خود انہیں علم دیتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے پڑھے ہوئے اور اَن پڑھے سب لوگوں کو ایسا تقویٰ اور طہارت دے کہ ان کی زبان میں برکت ہو اور وہ عظیم الشان کام جس کے کرنے کے ہم بظاہر قابل نہیں ہیں اسے عمدگی کے ساتھ کر سکیں۔ دل ایک شخص کا بھی بدلنا مشکل ہوتا ہے کجا ساری دنیا کا دل بدلنا لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم پر اپنا خاص فضل کرے تا کہ ہم بھی اپنی زندگی میں اس ثمر اور پھل کو دیکھ لیں جو مقدر کیا گیا ہے۔

(الفضل ۱۲۔ مارچ ۱۹۳۱ء)

۱؎ ابراھیم: ۲۵

۲؎ ابراھیم: ۲۶

۳؎ الشعرآء: ۲۱۵